السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کہنے والے کو کسی صورت میں مسجد سے نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ تفسیر احمدی کی عبارت ذیل سے دلیل پکڑتے ہیں۔ کہ انکو مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ وَإِمّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيطـٰنُ فَلا تَقعُد بَعدَ الذِّكرىٰ مَعَ القَومِ الظّـٰلِمينَ ٦٨ سورة الأنعام

(یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع " (تفسیر احمدی ص 255) از ملاجیون"

یعنی قوم ظالمین جن کے پاس اللہ تعالیٰ نے بیٹھنا حرام فرمایا متبدع فاسق اور کافر سب کو شامل ہے۔ لہذا ان سب کے پاس بیٹھنا حرام ہے۔ `` اسی طرح ایسے لوگوں کے متعلق یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں ''

" ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔"

''یعنی اپنا آپ کو ان سے دور رکھو۔ اور ان کو اپنے سے دور کرو۔ ''

کیا اس آیت اور روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکال دینا چاہیے۔ یا ان کا مطلب اور کچھ ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر ایک ایسا فعل ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے بہت سے فرقوں میں سنت مانا گیا ہے۔ جن چار اماموں کی تقلید کرتے ہیں۔ ان میں بھی اکثر آمین بالجہر سنت مانتے ہیں۔ اس لئے ایسا فعل کرنے والے کو مسجد سے نکالنا کسی طرح جائز نہیں۔ ایسے شخص کو بدعتی سمجھ کر مسجد سے نکال دینا اس کو عبادت مذکورہ کے ماتحت لانے کی کوشش کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو فعل سب ائمہ دین یا اکثر یا بعض کے نزدیک سنت کے درجے تک پہنچ چکا ہو اس کے کرنے والے کو بدعتی کہنے والا سخت غلطی کرتا ہے۔ جسٹس سید محمود جج ہائی کورٹ الہ آباد نے مفصل بحث کر کے ثابت کیا تھا۔ کہ آمین بالجہر ان فعلوں میں سے ایک ہے جن کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے۔ چاہے اس میں کسی امام کا اختلاف بھی ہو۔ پس ایسے فعل کو بدعت کہنے والا معاذ اللہ سخت مجرم ہے۔ کیونکہ اس کا یہ فتویٰ امام شافعی۔ اور امام احمد سے لے کر بغداد کے بڑے پیر صاحب تک پہنچتا ہے۔ یہ سب حضرات آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ لہذا ایسے فعل کو بدعت ہر گز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ بدعت اس فعل کو کہتے ہیں۔ جو شریعت سے ثابت نہ ہو۔ جیسے قبروں پر گنبد بنانا۔ یا چراغ جلانا۔ یا تعزیہ وغیرہ بنانا وغیرہ۔ ایسے کام کرنے والے بدعتی ہیں۔ اور عبارات مذکورہ انہی کے حق میں وارد ہیں۔ کہ ان کے ساتھ دوستانہ رنگ میں نشست برخاست نہ کی جائے۔ لیکن اگر یہ لوگ اگر مسجد میں نماز پڑھنے آئیں تو ان کو بھی نہ روکا جائے کیونکہ قرآن شریف میں ایسا کرنے سے منع آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَن أَظلَمُ مِمَّن مَنَعَ مَسـٰجِدَ اللَّهِ أَن يُذكَرَ فيهَا اسمُهُ وَسَعىٰ فى خَرابِها ١١٤ سورة البقرة

پریوی کونسل لندن کا فیصلہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یعنی آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکالنا تو کیا امامت سے علیحدہ بھی نہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں صرف ایک ہی واقعہ کافی ہے۔ کہ دہلی کی جامع مسجد جو کہ گویا سارے ہندوستان کی جامع مسجد ہے۔ اس میں آمین بالجہر کہنے والے کو کوئی نہیں روکتا۔ چاہے آمین کہنے والا تمام نمازیوں میں اکیلا ہو۔ اس طرح مکہ شریف اور مدینہ شریف بلکہ کل اسلامی ممالک میں آمین بالجہر کہنے سے نہیں روکا جاتا۔ پس مسلمانوں کو ایسے کام سے بچنا چاہیے۔ جس کو قرآن شریف نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص454

محدث فتویٰ